سوال

(308)بیٹے اور بیٹیوں کو شادی کے بعد حقوق سے فارغ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جدہ سے کسی سائل نے ایک طویل سوال بذریعہ ای میل ارسال کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میرے دو بیٹے ہیں اور دو بیٹیاں ہیں میں اپنی زندگی میں ان تمام کی شادیاں کر کے ان کے حقوق سے فارغ ہو چکا ہوں اب بڑے لڑکے نے میرے ساتھ محاذ آرائی شروع کر دی ہے میری بیوی بھی اس گستاخ اور نافرمان بیٹے کی ہم نوا ہے اور میری خدمت سے انکاری ہے چھوٹا بیٹا میرے ساتھ ہے میرے پاس کچھ جائیداد باقی ہے بچیاں اپنی خوشی سے میرے چھوٹے بیٹے کے حق سے دستبردار ہو چکی ہیں اب میں اپنے نافرمان بیٹے کو اپنی جائیداد سے محروم کرنا چاہتا ہوں کیا میں شرعاً ایسا کر سکتا ہوں نیز ان حالات میں جبکہ میری بیوی نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے کیا میں اسے طلاق دے سکتا ہوں مجھے قیامت کے دن مواخذہ تو نہیں ہو گا کتاب و سنت کی روشنی میں میری راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہے کہ بلاشبہ اولاد کا والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرنا اور ان کا گستاخ و نافرمان ہونا کبیرہ گناہ ہے حدیث کے مطابق قیامت کے دن اس قسم کے نافرمان اور گستاخ بچے اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہوں گے اور انہیں کسی بھی صورت میں پاکیزہ قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ انہیں اس جرم کی پاداش میں اللہ کے ہاں دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا لیکن ان حالات کے باوجود والد کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی جائیداد سے محض نافرمان اور گستاخ ہونے کی وجہ سے کسی کو محروم کر دے جائیداد سے محرومی کے اسباب شریعت نے متعین کر دیئے ہیں مثلاً: کفر قتل ارتداد وغیرہ ان میں اولاد کا نافرمان یا گستاخ ہونا کوئی ایسا سبب نہیں ہے جسے بنیاد بنا کر اسے اپنی جائیداد سے محروم کیا جا سکے۔ قرآن کریم نے :

يوصيكُمُ اللَّهُ في أَولـٰدِكُم [١١](#) ... سورة النساء

فرما کر ہر قسم کی اولاد کو ضابطہ میراث میں شامل کیا ہے البتہ جو اولاد نص قطعی سے اس ضابطہ سے متصادم ہو گی اسے خارج قرار دیا جائے گا جیسا کہ ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے ضابطہ میراث بیان کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :"(ضابطہ میراث پر عمل کیا جائے) جبکہ وصیت جو کر دی گئی ہے اسے پورا کیا جائے اور قرض جو میت کے ذمہ ہے اس کی بھی ادائیگی کر دی جائے بشرطیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو۔(4/النساء12)

اس مقام پر مفسرین نے لکھا ہے کہ وصیت میں ضرر رسانی یہ ہے کہ ایسے طور پر وصیت کی جائے جس سے مستحق رشتہ داروں کے حقوق تلف ہوتے ہوں یا کوئی ایسی چال چلے جس سے مقصود اصل حقداروں کو محروم کرنا ہو حدیث میں ہے۔(بیہقی) اس بنا پر نافرمانی اور گستاخی جیسے انتہائی سنگین جرم کے باوجود اولاد کو اپنی جائیداد سے محروم نہیں کیا جا

سکتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نےاپنے کسی بچے کوایک غلام عطیہ کے طور پر دیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوگواہ بنانا چاہا توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : تونے سب بچوں کوایک ایک غلام دیا ہے "صحابی نے عرض کیا کہ نہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " اللہ سے ڈرواوراپنی اولاد کے معاملہ میں عدل وانصاف سے کام لو۔" (صحیح بخاری الحبۃ258)

بعض روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " اپنی اولاد کے درمیان مساوات کیا کرو۔" (بیہقی : کتاب الحبات)

اگرچہ بعض علماء نے یہ گنجائش نکالی ہے کہ باپ اولاد کے مخصوص حالات کے پیش نظر تقسیم میں تفادت کر سکتا ہے مثلاً ایک لڑکا معذوراپاہج یابیمار ہے یا وہ طالب علم میں مصروف ہے لیکن انہوں نے ایسے حالات میں بھی دوسرے بھائیوں کی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے حافظ ابن حجر رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں : "کہ باپ کوئی ایسا اقدام نہ کرے جوبھائیوں کے درمیان دشمنی اورعداوت کا باعث ہواور وہ اس کے کسی اقدام سے اس کی نافرمانی کا باعث بنیں ۔ صورت مسئولہ میں بھی حالات کچھ اس قسم کے ہیں کہ خرابی کی اصل وجہ یہی ہے کہ والد بڑے لڑکے کو محروم کرنا چاہتا ہے اگراس نے بڑے لڑکے کوکلیۃ محروم کردیا تواس سے مزید بگاڑ ہوگا ممکن ہے کہ یہ بگاڑچھوٹے بیٹے اورخود باپ کےلیے زندگی اورموت کا مسئلہ بن جائے حالات کاتقاضا یہی ہے کہ باپ فرمانبرداراورنافرمان کی تمیزکیے بغیر اپنی اولاد میں مساوات قائم رکھے شاید ایسا کرنے سے نفرت وکدورت کی آگ بھسم ہوجائے اورباپ کی طرف سے عدل وانصاف پرمبنی فراخدلی آپس میں دلوں کوملادینے کا باعث ہو ممکن ہے کہ اس انصاف پسندی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کوئی اتفاق کی صورت پیدا کردے ۔

سوال ۔ کا دوسرا حصہ نافرمان بیوی کوطلاق دینے سے متعلق ہے ہمارے نزدیک ایسے معاملات میں بازی سے کام نہیں لینا چاہیے طلاق دینا اگرچہ مباح ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ناپسندیدہ عمل بھی ہے اگر حالات ایسے ہوں کہ نباہ کی کوئی صورت نہ ہوتواللہ تعالیٰ نے خاوند کواختیار دیا ہے کہ وہ اپنی نافرمان بیوی کوطلاق دے کراپنی زوجیت سے الگ کر دے تاکہ اسے ذہنی کوفت سے نجات مل جائے عین ممکن ہے کہ بیوی اس لیے خدمت سے راہ فرار اختیار کرچکی ہوکہ وہ اولاد کے درمیان مساوات اوربرابری دیکھنا چاہتی ہو لیکن خاوند گستاخ اورنافرمان اولاد کو محروم کردینے پرتلاہوا ہوامید ہے کہ اولاد کے درمیان برابری کی تقسیم کرنے پر بیوی بھی فرمانبرداراورخدمت گزار بن جائے بہرحال ہمیں اولاد کے معاملہ میں اپنے رویے پرنظرثانی کرنا ہوگی اوراس سلسلہ میں روارکھی جانے والی زیادتی اورناہمواری کو ختم کرنا ہوگا ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذاما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:329